فون نمبر ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم، جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | یکم رجب ۱۴۰۱ھ ۔ ۷ ہجرت ۱۳۶۰ ہش ۔ ۷ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۰۳

جماعت ہائے احمدیہ گیمبیا کے ساتویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

وزیر ذخائر آب نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی اور جماعت کو خراج تحسین پیش کیا

مستورات کا علیحدہ اجلاس۔ اسلام کی اشاعت اور ترقی پر مبنی تصویری نمائش کا اہتمام

بانجل (گیمبیا) گیمبیا کے امیر جماعت احمدیہ اور مشنری انچارج مکرم مولوی داؤد احمد صاحب حنیف نے بذریعہ کیبل گرام وکالت تبشیر کے توسط سے الفضل کو اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور غلبۂ اسلام کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے کے عزم مصمم کی تجدید کے ساتھ جماعتہائے گیمبیا کا ساتواں جلسہ سالانہ ۱۹ اپریل ۱۹۸۱ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ۔

جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی صدارت وزیر ذخائر آب و آب و ہوا عزت مآب محمد احمد جلوح نے کی۔ موصوف نے اپنے خطاب میں گیمبیا کی سماجی اور اقتصادی ترقی میں جماعت احمدیہ کی امداد و اعانت نیز اس کی طبی اور تعلیمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقعہ پر جناب جلوح نے گیمبیا کا قومی پرچم لہرایا۔ جبکہ مکرم امیر صاحب گیمبیا نے جماعت احمدیہ کا پرچم لہرایا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک دل موہ لینے والا خصوصی پیغام موصول ہوا نیز محترم وکیل التبشیر تحریک جدید کا پیغام بھی آیا۔ ہر دو پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ یہ پیغامات احباب گیمبیا کے لئے ازدیاد ایمان و ایقان کا موجب ہوئے۔ چنانچہ اہتول نے اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے لگا کر دلی مسرت اور جذبہ و جوش کا اظہار کیا۔

جلسہ سالانہ میں ایک اجلاس کی صدارت برطانیہ میں گیمبیا کے ہائی کمشنر الحاج بی اوجا نے سیسی نے کی۔ انہوں نے گیمبیا جماعت احمدیہ کی تاریخ بیان کی۔ اور ملک اور بیرون ملک جماعت احمدیہ کی خدمات کا تذکرہ کیا۔

تار میں بتایا گیا ہے کہ گیمبیا کے طول و عرض سے پانچ سو سے زائد احباب نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ سینیگال سے احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔ احمدی دوستوں کے ہمراہ بہت سے ایسے نمایاں دوست بھی تھے۔ جو ابھی احمدی نہیں ہیں۔

اس جلسہ سالانہ کی تفصیلی خبریں گیمبیا کے ریڈیو نے نشر کیں۔ سیرالیون کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور احباب جماعت سیرالیون کی مبارکباد اہل گیمبیا تک پہنچائی۔ جلسہ سالانہ میں نماز تہجد ادا کی گئی اور سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور جلد تر غلبۂ اسلام کے لئے پرسوز اور عاجزانہ دعائیں کی گئیں۔

خواتین کا علیحدہ اجلاس ۱۸ اپریل کی رات کو منعقد ہوا جس میں ۱۳۰ مستورات نے شرکت کی اس میں صدر صاحبہ بجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام مستورات کے دلوں پر خاص اثر ڈالنے والا تھا۔

اس جلسہ سالانہ کی خاص بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بارہ دوست بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے اس کے علاوہ اس جلسہ سالانہ پر ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جس میں دنیا بھر میں اسلام کی ترقی کے تصویری منظر قرآن کریم کے متعدد زبانوں میں تراجم، اور مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر رکھا گیا۔ اس کے علاوہ جماعت کی کارکردگی کے اعداد و شمار بھی دیئے گئے تھے۔ یہ نمائش دوستوں اور دیگر احباب کے لئے خصوصی دلچسپی کا موجب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب جماعت گیمبیا کے ایمان و اخلاص میں برکت ڈالے۔ ان کے وجودوں کو اس ملک میں دین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت کا ذریعہ بنائے۔ اور گمراہوں کو ہدایت سے نواز کر اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

۔۔ بدوہ ۵ ہجرت / مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں اسلام آباد سے آمدہ ۳ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور ہر گام پر اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت تو اچھی ہے۔ تاہم آج کمزوری زیادہ ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے۔ اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔۔ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ مقیم حیدرآباد ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال حیدرآباد میں داخل ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالمالک خان ناظر اصلاح و ارشاد

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لیکر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے انکو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم رجب ۱۴۰۱ھ

۷ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم خوش قسمت ہیں

اللہ تعالیٰ نے جو یہ ہفت رنگ دنیا پیدا کی ہے جس میں ہر موڑ ایک نیا پہلو، ایک نیا چہرہ اور نیا انداز دکھاتا ہے اس میں دکھ اور تکلیف کو بھی دنیا کا لازمہ بنا دیا ہے۔ انسان ناکامیوں سے دوچار ہوتا ہے۔ عزیزوں اور پیاروں کی جدائی لاحق ہوتی ہے۔ کاروبار میں نقصان ہو جاتا ہے۔ فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ غرضیکہ قسما قسم کے دکھ اور تکالیف ہیں جو قطار باندھے انسانی زندگی کے نہ ختم ہونے والے صحرا میں گھنٹیاں بجاتی جاتی ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ ہماری تو قسمت ہی خراب ہے کہ فلاں مصیبت آ گئی۔ ہم کیا کہتے ہیں۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ:-

"جو کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی ابتلا نہیں آیا وہ بدقسمت ہیں۔ وہ ناز و نعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی زبان ہے مگر وہ حق بول نہیں سکتی۔ خدا کی حمد و ثنا اس پر جاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے..... یہ مت سمجھو کہ جس کو ہم و غم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے۔ نہیں۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۰)

اس نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اس دنیا کی ہر مصیبت کتنی آسان اور سہل ہو جاتی ہے۔ جب بھی انسان کو کوئی دکھ پہنچے تو وہ بجائے رونے دھونے اور افسردہ ہونے کے اللہ تعالیٰ کی ذات پر غیر مبہم اور آہنی یقین رکھتے ہوئے عزم محکم کی اس چٹان پر ایستادہ ہو جائے کہ یہ تکلیف اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اور نہ صرف یہ کہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی بلکہ یہ کہ اس تکلیف کا مقصد ہی میری ترقی اور بہتری ہے۔ اس مشکل کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار مجھ سے بڑھنے کا سامان پیدا ہو اور میں خدا تعالیٰ کو دعاؤں کی قبولیت کے نتیجے میں پہچان سکوں۔

"ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۱)

کیسی پُرلطف اور روحانی لذت دینے والی بات ہے کہ ایک عارضی نقصان اور معمولی تکلیف کے نتیجے میں ایک انسان اپنے پیدا کرنے والے حقیقی مال سے بڑھ کر محبت کرنے والے خدا کو پہچان لے اس پیارے معبود کی ذات کا عرفان حاصل کرے۔ معبود حقیقی کی ذات کی محبت اور عظمت کا ادراک کر کے اس کی رضا کا وارث ہو سکے — ایسی تکلیف یہ دکھ اور ایسی مشکل کتنی مبارک کتنی بابرکت اور کتنی فائدہ مند ہے کہ اس مشکل سے گزرنے کے بعد رب کی محبت مل گئی۔

[illegible] میں بھی ایک دن یہی موضوع زیر بحث آ گیا۔ حضرت اقدس نے جو فرمایا۔ آج بھی سند ہے۔ کل بھی صحیح تھا آج بھی صحیح ہے۔ آج بھی [illegible] لائق ہے۔ فرمایا:-

"جو کچھ ہو رہا ہے ارادۂ الٰہی کے موافق ہو رہا ہے ضروری تھا کہ یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے ان آثار کی صداقت پر مہر لگا دیتے..... اس وقت ہمارے احباب کو ایسا ہی صبر کرنا چاہیئے جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے مکہ معظمہ میں کیا۔ کوئی حرکت ان سے ایسی سرزد نہ ہوئی جو انہیں حکام تک پہنچاتی۔ اس وقت کسی پر بھروسہ نہ کریں کہ فلاں شخص ہماری مدد کرے گا۔ یاد رکھیں اس وقت خداوند جلّ و علا کے سوا کوئی مربی و نصیر نہیں"۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۱۷)

بے لوث محبت

حق بات کی قدر و قیمت کو دلدادۂ باطل کیا جانے
کیا ہوتا ہے سچائی کا مزا سچائی سے غافل کیا جانے

جس نے کبھی عشق کیا ہی نہیں وہ عشق کا حاصل کیا جانے

کیا چیز محبت ہوتی ہے اک بندۂ بے دل کیا جانے

رہزن کو جو رہبر سمجھے ہیں وہ قافلے والے ناداں ہیں

دستور و طریقِ راہبری بیگانۂ منزل کیا جانے

ایمان سلامت رہتا ہے خوف اور رجا کے عالم میں

ایماں کی حقیقت کو اپنے ایمان سے غافل کیا جانے

دکھ درد سہے ہوں جس نے کبھی احساس اُسے ہی ہوتا ہے

کشتی پہ بھنور میں کیا گزری اس بات کو ساحل کیا جانے

بے لوث محبت کا جذبہ دل دشمن کا موہ لیتا ہے

بے لوث محبت کو لیکن خود غرضی کا حامل کیا جانے

تکلیفِ سفر کہتے ہیں کسے یہ بات مسافر سے پوچھو

خطرات کو راہِ منزل کے آسودۂ منزل کیا جانے

سو حشر جگاتی رہتی ہے دنیا میں فغاں مظلوموں کی

کس حال میں ہیں یہ غم زدگاں خوشیوں بھری محفل کیا جانے

کہسار کا باسی کیا سمجھے مرہونِ قفس کس حال میں ہے

کیا ہوتے ہیں آزادی کے مزے پابندِ سلاسل کیا جانے

کانٹوں میں بسر کرنے والا پھولوں کی سیج کو کیا سمجھے

گلشن میں نشیمن ہو جس کا صحرا کو وہ خوش دل کیا جانے

جس طرح تجھے نغمات اپنے صدیقؔ سناتا ہے ہمدم

اس درد بھری لے اور لَے کو اک مُطرب محفل کیا جانے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلباء کے مسائل

بکوشید اے جواناں

(مکرم قریشی عبد الجلیل صاحب صادق۔ ایم۔ اے)

اس سے پیشتر "طلباء اور ان کے مسائل" کے عنوان کے تحت چند گذارشات کی گئی تھیں۔ اس سلسلہ میں چند مزید تجاویز پیش خدمت ہیں۔

گذشتہ مضمون میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم و مغفور کے ایک نہایت مفید مضمون "امتحان پاس کرنے کے گُر" کا تذکرہ کیا گیا تھا محولہ مضمون اپنی افادیت کے لحاظ سے تمام طلباء کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس مضمون میں حضرت میاں صاحب نے امتحان میں پاس ہونے کے لئے ۲۸ گُر بتائے ہیں اس سلسلہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ امتحان دینے والے طالبعلم کی مثال ایک ایسے دکاندار کی سی ہے جس کے پاس ہر قسم کا مال موجود ہے اور مال کی بہتات ہے لیکن اس نے اپنے مال کو دکان میں کسی اچھی ترتیب سے نہیں رکھا اور نہ ہی اس کی صفائی کا خیال کیا ہے بلکہ اس کا مال ایک بے ترتیب ڈھیر اور بے ڈھنگے انبار کی صورت میں بے ترتیبی اور ابتری کے ساتھ گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے اور ادھر ادھر پڑا ہے تو اس طرح کا مال کبھی بھی خریدار کے لئے کشش کا باعث نہیں ہو سکتا لیکن اگر خوامخواہ تھوڑا ہو مگر ترتیب و تزئین کے ساتھ سجا کر دکان میں رکھا ہوا ہو اور ہر چیز صاف ستھری صورت میں قرینہ اور سلیقہ کے ساتھ رکھی ہو تو باوجود مال کے کم ہونے کے ایسی دکان گاہک کے لئے کشش کا باعث ہوگی۔ بعینہٖ یہی حال امتحان دینے والے طالب علم کا ہے اگر ایک امیدوار نے اپنے پرچے میں علم تو بہت زیادہ بھر دیا ہے لیکن اس کے جوابات کا انداز درست نہیں پرچے میں کوئی مربوط ترتیب نہیں۔ صفائی کا خیال نہیں۔ خط خراب ہے۔ سطریں ٹیڑھی ہیں حاشیہ اچھی طرح نہیں چھوڑا گیا۔ اور دیگر ضروری امور کا خیال نہیں رکھا گیا تو باوجود اس کے کہ پرچے میں بہت کچھ علم ٹھونس دیا گیا ہے وہ ممتحن پر اچھا اثر نہیں چھوڑے گا۔

لیکن دوسری طرف اگر کسی طالبعلم کا انداز درست ہے اس نے ترتیب کا خیال رکھا ہے۔ صفائی کی طرف توجہ دی ہے۔ خط صاف اور سطریں سیدھی ہیں۔ حاشیہ چھوڑا ہے اور دیگر ضروری امور کا خیال رکھا ہے تو باوجود علم کی کمی کے ممتحن ایسے پرچے کو دیکھ کر خوش ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا طالبعلم نمبر بھی زیادہ پائے گا۔

حضرت میاں صاحب مرحوم کا یہ گراں قدر مضمون ہر طالب علم کو عموماً اور امتحان کے وقت خصوصاً پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اس نشست میں بعض اور امور پر گفتگو کرنے کا ارادہ ہے۔

عموماً یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ اکثر و بیشتر طلباء اپنی پڑھائی میں توازن کا خیال نہیں رکھتے یا تو وہ افراط کا شکار ہو جاتے ہیں یا تفریط کا ذرا اور واضح الفاظ میں یوں کہہ لیجئے کہ بعض طالبعلم امتحان کے دنوں میں خصوصاً اور عام دنوں میں عموماً اتنی زیادہ پڑھائی کرتے کرتے ہیں کہ نہ تو صحت کا خیال رکھتے ہیں نہ روزمرہ کے دیگر مشاغل کا بس ایک ہی دھن ان پر سوار ہوتی ہے پڑھائی پڑھائی

اس کے برعکس بعض ایسے ہوتے ہیں جو اپنی چال وہی رکھتے ہیں جو نہ تو متوازن ہوتی اور نہ منزل شناس بس وہی ہے چال بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے والا معاملہ ہوتا ہے اور یہ دونوں صورتیں (یعنی افراط والی بھی اور تفریط والی بھی) کوئی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتیں۔

محنت اور پڑھائی تدریجی اور ارتقائی ہونی چاہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ بھرپور اعتماد اور مکمل یقین بھی ہو۔ بعض طالبعلموں کی محنت ارتقائی اور تدریجی نہیں ہوتی اور اگر کسی حد تک وہ ایسا کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ تو انہیں اپنی کامیابی پر یقین اور اعتماد نہیں ہوتا۔ ان کی کوشش جوش سے خالی ہوتی ہے یعنی تخت یا تختہ والا معاملہ۔

یہ سوچ اور انداز فکر درست نہیں ہے بلکہ خطرناک ہے اس لئے کہ ایسا طالبعلم ایک دو مرتبہ کی ناکامی کے بعد مایوسی و محرومی یا ذہنی انتشار کا شکار ہونے کے بعد تعلیم سے بھاگنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ تعلیم حاصل کرنا اور امتحان پاس کرنا ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔

یہ صورت حال چونکہ طلباء پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے اس لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سنگین صورت حال کو وارد نہ ہونے دیں۔ اس سلسلہ میں والدین، سرپرست اور اساتذہ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ طلباء کو اس قسم کے حالات سے دوچار نہ ہونے دیں اور ابتدا ہی سے ان میں خود اعتمادی، یقین اور ثبات پیدا کریں اور طالبعلم کی ذہنی اپج کے مطابق اسے تلقین کریں اور جب تک وہ اس اضطراب و انتشار یا گومگو کی کیفیت میں رہے یہ سلسلۂ تلقین و ہدایت جاری رکھیں۔

استقلال، ثبات۔ اعتماد سے متعلق بزرگان اور مشاہیر کے واقعات اسلامی تعلیم اور بڑے بڑے لوگوں نے جس طرح مایوسی و انتشار اور موانع کے باوجود علم حاصل کیا اور مرتبہ بلند پایا اس کا بڑے احسن پیرایہ میں ذکر کریں

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا

حدیث نبوی ؐ کی تشریح و توضیح کریں غرضیکہ ہر ممکن سعی کریں کہ طالبعلم اپنی روش سے ہٹنے نہ پائے اس کے پائے استقلال میں لغزش نہ آنے پائے اور وہ منزل کی سمت رواں دواں رہے تا آنکہ اپنا مقصد و مدعا حاصل کر لے

دعا کا پہلو تو بہرحال ان سب سے اعلیٰ و اولیٰ اور اہم ہے ہی۔

والدین سرپرستوں اور اساتذہ کی بات چلی ہے تو یہ بے محل نہ ہوگا کہ انہیں یہ بتا دیا جائے کہ طلباء کی صحیح راہنمائی اور درست سمت کی نشان دہی بھی انہی کا فرض ہے۔ اور جس کا ہمارے معاشرہ میں فقدان ہے ایک اور بات جو اکثر و بیشتر ہمارے ماحول میں نمایاں ہے وہ ہے غیر حقیقی خواہش۔ یعنی ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا یا عزیز ڈاکٹر یا انجینئر بنے اور ہر قیمت پر ایسا ہو۔

اس قسم کی خواہش رکھنا یا سوچنا کسی حد تک مستحسن اور قابل ستائش ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی مدنظر رہے کہ بچے کا میلان طبع کس طرف ہے بڑی احتیاط اور پوری توجہ سے یہ معلوم کیا جائے کہ بچے کا رجحان کس مضمون کی طرف ہے وہ کونسی لائن پسند کرتا ہے۔ اس کا میلان کیا ہے اس کی موزونیت طبع کو مدنظر رکھنا چاہیئے ورنہ ہم اس سے ایک ایسا کام کروا رہے ہوں گے جو اس کے اختیار میں نہیں اور وہ بے دلی پژمردگی اور مارے باندھے وہ کام کر تو رہا ہوگا لیکن اس کی کامیابی اور منزل رسیدہ ہونے کے امکانات بہت ہی کم بلکہ مفقود ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ اس کے نتیجے میں ناکامی کے علاوہ وہ ذہنی انتشار کا شکار بھی ہو جائے۔

بچوں کی ذہنی نشوونما (جس سے مراد طالب علم ہیں) میں اساتذہ والدین اور سرپرستوں کا بسا اوقات منفی اور غلط رویہ بھی بڑا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے جھاڑ جھپٹ ڈانٹ ڈپٹ اور تیزی و تلخ کلامی اور دیگر اس قبیل کی باتوں سے شوق کی بجائے خوف پیدا ہوتا ہے۔

والدین و اساتذہ دونوں ابتداء ہی سے اس راہ پر قدم مارتے ہوئے سرزنش، سخت کلامی جسمانی سزا اور دھمکی آمیز و تحکمانہ سلوک کی منازل اندھا دھند طے کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بچے کا مستقبل تعمیر کر رہے ہیں۔ لیکن دراصل اس طریق سے وہ اپنے بچے [illegible] شوق جذبہ ہمت، اعتماد [illegible] بڑھ کر [illegible] تخلیقی جرأت نکال باہر پھینکتے ہیں اور بچے پر شعوری و غیر شعوری طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوف اور ڈر مسلط ہو جاتا ہے اور اس طرح اس کی جملہ صلاحیتیں سلب ہو کر رہ جاتی ہیں۔

یورپین اقوام نے اس نکتہ کو خوب اچھی طرح سمجھا ہے اور وہ بچے کی نفسیات سے پوری طرح آگاہ ہونے کے بعد اس کے لئے کوئی لائن منتخب کرتی ہیں اور اس طرح بچے کی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں اور وہ اپنے پسندیدہ اور حسب طبع موضوعات کو اپنا کر ترقی کی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے

ہماری کوشش تو یہ ہونی چاہئے کہ ہم ایک بچے کی پوشیدہ صلاحیتوں کو یہ موقع دیں کہ وہ میدانِ عمل میں آئیں اور اپنی قابلیت کے جوہر دکھائیں اور اس سلسلہ میں انکی ہر طرح حوصلہ افزائی کریں۔ ہمت بندھائیں حبّذا کہیں داد دیں اور فاستبقوا الخیرات کے تحت ان میں مسابقت کی رَو پیدا کریں تاکہ وہ تعلیم کی اعلیٰ سے اعلیٰ منازل سے ہمکنار ہوں۔

ایک اور چیز جو کینسر کی طرح ہمارے تعلیمی ماحول میں رچ بس چکی ہے وہ ٹیوشن کا رواج ہے۔ آج کے دور میں ٹیوشن ہر بچے کا پیدائشی حق سمجھا جاتا ہے اور بچے اسکے والدین یا سرپرستوں اور اساتذہ میں یہ تاثر شدت کے ساتھ پایا جاتا ہے کہ ٹیوشن کے بغیر کوئی بچہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔

اس ضمن میں جہاں کسی حد تک اساتذہ اس کی زد میں آتے ہیں وہاں بڑی حد تک والدین یا سرپرست اس کے ذمہ دار ہیں۔ ٹیوشن کی وجہ سے بچوں کے اندر خود اعتمادی، شوق مطالعہ اور مسابقت کی روح ختم ہو کر اندھی تقلید، اور ذہنی غلامی پیدا ہوتی ہے اور بچے لکیر کے فقیر بن کر رہ جاتے ہیں۔ اور یہ امر ایک ترقی پذیر معاشرہ اور الٰہی سلسلوں کے لئے مفید نہیں۔

البتہ پرائیوٹ ٹیوشن محدود رنگ اور غیر معمولی حالات میں اس وقت جائز ہے جب ایک طالبعلم کسی ناگزیر مجبوری کی وجہ سے مجوزہ نصاب کا کچھ حصہ خود سمجھنے کے قابل نہ ہو۔ بیماری یا کوئی اور امر مانع ہو یا وقت کی تنگی کے پیش نظر وہ ایسا کرے یہ امر بھی خاصا تکلیف دہ ہے کہ بعض ناشرین کتب خلاصوں اور ٹیسٹ پیپرز کو امتحان کے لئے ضروری قرار دے دیا ہے۔ اور اسطرح ناشرین کتب بعض اساتذہ کو رقم دے کر خلاصے اور ٹیسٹ پیپرز تیار کروا کر منہ مانگے دام کھرے کرتے ہیں۔ اور طالبعلم بے چارے مجوزہ نصاب۔ ٹیسٹ پیپرز۔ امتحانی گیس پیپرز اور خلاصہ جات وغیرہ کی بھول بھلیوں میں چکراتے رہ جاتے ہیں جبکہ ایک اچھے طالبعلم کو چاہئے کہ وہ اصل نصاب کا مطالعہ کرے اور امتحان دے۔

زیر نظر مضمون میں والدین، سرپرستوں اور اساتذہ کے لئے بعض امور بیان کئے گئے ہیں اور یہ امید کی گئی ہے کہ یہ صاحبانِ فکر و نظر اور قابل صد احترام بزرگانِ گرامی طلباء کے مسائل میں گہری دلچسپی لیں۔ عام طور پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ عدم دلچسپی اور اپنے بچوں کی تعلیمی حالت کے بارہ میں عموماً لاتعلقی کا رویہ روا رکھتے ہیں۔ بچوں کی تعلیمی حالت اور دیگر معاملات سے متعلق مکمل رپورٹ بھرپور تجزیہ اور مفصل کیفیت والدین یا سرپرستوں کے علم میں ہمہ وقت ہونی ضروری ہے تاکہ وہ موقع کی مناسبت سے کوئی قدم اٹھا سکیں جہاں اساتذہ حضرات کا فرض منصبی ہے کہ وہ والدین یا سرپرستوں کو طلباء کے کوائف سے مسلسل آگاہ کرتے رہیں وہاں والدین یا سرپرستوں کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ وقت نکال کر تعلیمی اداروں میں خود جا کر متعلقہ اساتذہ سے اپنے بچوں کے بارہ میں صحیح صحیح رپورٹ حاصل کریں اور پھر اس کے مطابق بچوں کا خیال رکھیں تاکہ اگر کوئی خرابی یا جھول ہو تو اس کا بروقت انسداد یا مداوا ہو سکے اور بچوں کا مستقبل (انداز زیست) تباہ ہونے سے بچ جائے

آخر میں سب سے بڑھ کر اور سب سے اہم اور بابرکت امر دعا کا مؤثر ہتھیار ہے اور اس بارہ میں زیادہ کہنے کی اس لئے ضرورت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سب کو دعا پر یقین کامل ہے کہ

؎ غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے

طلباء، والدین اور اساتذہ کو

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

کے حکم کے تحت اس سے کما حقہٗ استفادہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ مستجاب الدعوات کے حضور ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ خود بھی دعا کرنی چاہئے۔ بزرگوں سے بھی درخواست کرنی چاہئے اور امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں بھی مسلسل اور مستقل طور پر عاجزانہ دعاؤں کی گذارش کرتے رہنا چاہئے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

تکمیلِ مقصدِ زندگی

(مکرم سید سلیم احمد شاہ صاحب ایم۔اے)

اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ایمان والی زندگی ہے اس لئے کہ باقی تمام تر نعمتیں اسی نعمت سے متعلق و مشروط ہیں۔ انسان کو زندگی کس لئے ملی اور اس کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟ یہ وہ سوال ہے جو ہر باشعور انسان کے دل و دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ اس سوال کا جواب ہمیں اللہ تعالیٰ کے کلام پاک سے ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کے مطابق جن و انس کی تخلیق کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی ہی زندگی کا واحد مقصد ہے۔

عوام کی نظروں میں عبادت و بندگی کا مفہوم محدود و ناقص ہوتا ہے۔ عوام یہ سمجھتے ہیں کہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ہی عبادت ہیں۔ یہ ناقص مفہوم ہے وسیع تر مفہوم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں بجا لایا جانے والا ہر عمل عین عبادت و بندگی ہے اس مفہوم کو سمجھے بغیر زندگی کا مقصد سمجھ نہیں آ سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا عبد بن کر زندگی کو عبادت و بندگی کے وسیع تر مفہوم کے مطابق بسر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر ہو اس مفہوم کے مطابق عبادت و بندگی کے چار حصے ہیں۔

حقوق اللہ کی ادائیگی ۔ حقوق اللہ کی ادائیگی بندگی کا وہ حصہ ہے جو خالص اور براہ راست عبادت الٰہی ہے۔ بندگی کے اس حصے کی تکمیل کا تقاضا یہ ہے کہ دل کی گہرائیوں سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد کیا جائے۔ تمام تر شرائط کے ساتھ نماز ادا کی جائے، رمضان المبارک کے روزے رکھے جائیں واجب ہونے پر حج کیا جائے اور واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر، ذکر الٰہی اور تہجد و نوافل حقوق الٰہی کی ادائیگی کا احسن حصہ ہیں۔

حقوق العباد کی ادائیگی عام لوگ حقوق العباد کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ ان حقوق کی ادائیگی کے بغیر حقوق اللہ کی ادائیگی بھی کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ حقوق العباد کو حقوق اللہ سے جدا نہیں کیا جا سکتا چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر زور دیا ہے کہ وہ حقوق العباد ادا کریں لہٰذا سچی اطاعت و بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ ان سے غفلت نہ برتی جائے

حقوق العباد میں سب سے پہلے ماں کا حق ہے پھر باپ کا۔ پھر بیوی بچوں کا۔ پھر بھائی بہنوں اور قریبی رشتہ داروں کا۔ اس کے بعد دوست احباب اور ہمسائے ہیں۔ ضرورت مند غرباء مساکین و مسافر، بیوہ عورتیں، یتیم بچے بہت زیادہ حق دار ہیں۔ ان کی خوراک، لباس، رہائش، علاج و دیگر ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے اس فرض کی ادائیگی حقوق العباد کی ادائیگی کا ایک اہم حصہ ہے۔

برے اعمال سے بچنے کی جدوجہد ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہمیں جن کاموں سے منع فرمایا ہے ان سے دور رہنے کی جدوجہد کرنا ضروری ہے یہ جدوجہد ساری زندگی جاری رہتی ہے اس جدوجہد کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قوتِ تمیز اور قوتِ ارادی عطا فرمائی ہے۔ ان قوتوں سے بھرپور کام لینا فرض ہے ورنہ یہ قوتیں کمزور ہو کر ختم ہو جاتی ہیں وہ لوگ جو برے کاموں اور جرائم میں حد سے گذر جاتے ہیں دراصل وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اندر یہ قوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ یہی لوگ اسفل السافلین کا مصداق ہوتے ہیں (باقی صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر۔

محترم مولانا غلام احمد فرخ کی یاد میں

(محترم حاجی عبدالرحمٰن صاحب ڈاہری - باندھی ضلع نواب شاہ)

چند روز ہوئے اچانک یہ خبر موصول ہوئی کہ محترم جناب مولانا غلام احمد صاحب فرخ اس دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے خالق حقیقی کے حضور میں حاضر ہو گئے دل اور زبان پر

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

کے الفاظ جاری ہوئے اور تصور نے ان کے پُر اثر جامع اور دلپذیر اور احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کی دُھن سے سرشار شخصیت کو اجاگر کر دیا۔ اور تب تسلسل شب و روز میں وقوع پذیر ہوتی ہوئی ایک طویل تاریخ نظر سے گذرتی چلی گئی اور چند لمحوں میں ہی یہ احساس نمایاں ہوا کہ ایک ایسی شخصیت سے ہم محروم ہو گئے جو اپنے فرائض منصبی میں بے لوث جذبہ اور پُر خلوص کوششوں سے مصروف رہی اور اسی راہ میں اس نے دنیوی علائق کو حتی الامکان حائل ہونے دیا۔ خدمتِ دین کے مقصد کو اپنا مقصدِ حیات بنا کر مستعدی اور حسنِ کارکردگی کے ساتھ اس راہ پر گامزن ہو گئے اور اسی راہ پر آخر دم تک چلتے رہے حتیٰ کہ اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی اور وہ

مِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ

کے مصداق ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو حُسنِ قبول سے نوازے اور اپنی بے کراں رحمتوں کے جلو میں رکھے۔ آمین۔

سندھ کے عوام دینِ اسلام سے محبت تو رکھتے تھے اور اس پر فدا ہونے کا جذبہ بھی مگر ان کو اسلام کی حقیقت کا کچھ علم نہ رہا تھا۔ وہ رسم و رواج [illegible] قبر پرستی اور پیر پرستی اور قرآن کو محض قسم اٹھانے کا ایک ذریعہ سمجھ کر نہایت احترام سے طاق پہ رکھنا جانتے تھے جہالت کے اندھیروں میں وہ بھٹک رہے تھے اسلام کی روشنی ان سے کھوئی گئی تھی فرخ صاحب نے احمدیت کے نور کو اپنی جسم و روح کی صلاحیتوں کے ساتھ پُر اثر اور دلگداز سلوک اور کوشش اور دعاؤں کے ذریعہ ان تک پہنچانے کی سعی بلیغ کی اور اس راہ میں وہ اتنے مگن رہے کہ کئی مرتبہ ان کو تبلیغی سرگرمیوں میں مخالفانہ رویوں کا سامنا کرتے ہوئے چوٹیں بھی سہنا پڑیں اور جسمانی و ذہنی تکالیف اٹھانی پڑیں۔

وہ مجاہدانہ طرز سے خلوصِ نیت کے ساتھ ہمیشہ مصروفِ کار رہے کتنے ہی بیابانی اور صحرائی علاقوں اور انجان راہوں پر چلے اور چالیس چالیس میل پیدل چل کر بھی وہ نہ تھکے اور اپنی کوششوں میں سست گام نہ ہوئے یہ کہنا بے جا نہیں کہ سرزمین سندھ کے لئے وہ احمدیت کا نور پھیلانے میں ایک بلند و روشن مینار کا مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے سندھی زبان سیکھی اور اتنی عمدہ کہ نہ صرف تقریر و گفتگو بلکہ تحریر کا ملکہ بھی حاصل کیا اور کتنے ہی کتب سلسلہ و لٹریچر کا سندھی میں تلخیص و ترجمہ کا نمایاں کام انجام دیا۔

اے سرزمین سندھ کے احمدی باشندو تم ان کے احسان کو کبھی فراموش نہ کرنا اور جب تک زندہ رہو ان کے لئے بلندیٔ درجات کی دعائیں کرنا کیونکہ یہ پیارا انسان تمہارے حق میں ایک نعمت غیر مترقبہ کا مقام رکھتا ہے۔ جس خلوص نیت محبت خوش خلقی اور درد دلسوزی، حسن و احسان سے اس نے تمہیں احمدیت کے نور سے روشناس کرایا اور شرک کے اندھیروں سے نکال کر اللہ تعالیٰ کے آستانۂ وحدت پر لا جمایا یہ اس کا ہی حصہ تھا بفضل اللہ تعالیٰ۔

فرخ صاحب ایک بہت دعاگو خیر خواہ سادہ نفس [illegible] محبت اور دوستی میں اخلاص کو مدنظر رکھنے والے انسان تھے۔ میرے ان کے ساتھ محبانہ و مشفقانہ مراسم تھے نہ صرف یہی بلکہ وہ میری دینی زندگی کے لئے بھی مربی، معلم اور دعاؤں سے نوازنے والے رہنما تھے۔ میری احمدیت کے ساتھ وابستگی اور استواری میں وہ ہمیشہ میرے بہت معاون رہے گویا کہ ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھاتے رہے وہ میرے قدم سست نہ ہونے دیتے تھے۔ کبھی سست دیکھتے تو شفقت آمیز دعاؤں کے ساتھ نوازتے تھے۔ اور دردِ دل سے اور دلی تمنا سے میری خیر خواہی اور دینی بھلائی کے خواہاں رہے۔ میرے ساتھ بے تکلف گفتگو اور پُر محبت نشستوں میں میرے اندر دین اسلام اور نظام احمدیت سے وابستگی کا جذبہ نمایاں کرتے رہے۔

ایک دفعہ انہوں نے اپنے بچپن کا ایک واقعہ سنایا کہ ان کو حضرت مصلح موعود سے شرف مصافحہ کا اتنا شوق ہوتا تھا کہ آتے جاتے اور گزرتے ہوئے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیتے اور جب حضور کے ہاتھ میں ان کا ہاتھ آجاتا تو اس کو چھوڑنا نہ چاہتے اور جب مصافحہ ختم ہو جاتا تو ادھر ادھر کا چکر لگا کر پھر مصافحہ کے لئے حاضر ہو جاتے۔

یہ بچپن کی ایک ادا تھی مگر ان مبارک ہاتھوں کے تھامنے کی یہ سعادت جو ان کو حاصل ہوئی وہ ان کی شخصیت کو کیا خوب سنوار گئی۔

آخر میں اس بات کا بہت افسوس اور گہرا غم ہے کہ جب وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوئے تو یہ اطلاع اتنی دیر سے ملی کہ ہم ان کی تجہیز و تکفین میں شامل نہ ہو سکے اور نہ ہی ان کا آخری دیدار کر سکے میرا بہت ہی پیارا دوست میرا دلی خیر خواہ اور میرا دعاگو مشفق و محسن مجھ سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہو گیا اور میں اسے دیکھ بھی نہ سکا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اور دلی درد سے کہ وہ ان کو اپنے عفو و کرم اور فضل و رحمت کے بیکراں فیوض سے بہرہ ور کرے آمین ان کے اہل و عیال کا مربی اور غمگسار ہو اور ہر آن اپنے افضال کا سایہ ان پر رکھے۔ آمین۔

ہم ان کی اہلیہ محترمہ اور دونوں بیٹوں اور دونوں بیٹیوں کے غم میں دل و جان سے شریک ہیں اور ان کی خدمت میں دعا پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اپنی رحمتوں سے تھام لے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نیک نمونہ اور بے لوث جذبۂ خدمتِ دین سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق دے (آمین ثم آمین)

بقیہ صفحہ ۴

اچھے اعمال بجا لانے کی جدوجہد۔

وہ سارے اعمال اچھے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے حکم دیا ہے ان اعمال کو ان کی تمام تر شرائط کے ساتھ بجا لانا ضروری ہے اچھے اعمال کو ان کی تمام تر شرائط موقع و محل، حسب حال اور وقت کے تقاضوں کے مطابق بجا لانا ضروری ہے ورنہ یہ اعمال غیر صالح ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سچ بولنا اچھا عمل ہے لیکن اگر کسی سچی بات کو پھیلا کر فتنہ و فساد برپا کیا جائے تو یہ غیر صالح عمل ہو گا اچھائی ایک اضافی چیز ہے اچھائی اسی وقت تک اچھائی رہتی ہے جب تک کہ وہ صالح ہو۔

صراط مستقیم یہی ہے کہ اعمال صالحہ بجا لائے جائیں دراصل اعمال صالحہ ہی اچھے اعمال ہیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندگی کے مقصد کو سمجھنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق دے (آمین)

ہر ماہ کی دس تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ کارگذاری مرکز میں بھجوانا ہر مجلس انصار اللہ کا فرض ہے

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقررہ ٹارگٹ کے حصول کیلئے نمایاں وعدے

(۲) :-

۴۱- مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب واقف زندگی وکیل المال ثانی		.. —	۵۰۰
۴۲- ” مولوی غلام محمد صاحب صحابی ناظر بیت المال خرچ		.. —	۵۰۰
۴۳- ” قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی	دارالصدر شمالی	.. —	۸۰۰
۴۴- ” رشید احمد صاحب فاروقی	”	.. —	۵۰۰
۴۵- ” رفیع احمد صاحب فاروقی	”	.. —	۵۰۰
۴۶- ” چوہدری نذیر احمد صاحب	”	.. —	۵۱۲
۴۷- ” چوہدری محمد اکرم صاحب ولد چوہدری محمد انیس صاحب	دارالفضل	.. —	۵۰۰
۴۸- ” قریشی محمد انور صاحب مینیجر یو بی ایل کوٹلی آزاد کشمیر	دارالرحمت وسطی	.. —	۵۲۶
۴۹- ” قریشی محمد اسلم صاحب	”	.. —	۵۵۰
۵۰- ” پروفیسر سلطان محمود شاہد صاحب	”	.. —	۵۰۰
۵۱- ” خواجہ برکات احمد صاحب زمیندار	”	.. —	۷۵۰
۵۲- ” خواجہ مبارک احمد صاحب	”	.. —	۷۵۰
۵۳- ” ملک عبدالرب صاحب ٹمبر مرچنٹ	دارالرحمت غربی	.. —	۵۰۰
۵۴- ” راجہ سلیم احمد صاحب جنجوعہ	”	.. —	۵۰۰
۵۵- ” سیٹھ مجید احمد صاحب ابن سیٹھ عبدالکریم صاحب مرحوم	”	.. —	۵۰۰
۵۶- ” سیٹھ چوہدری محمد الدین صاحب کریانہ مرچنٹ رحمت بازار		.. —	۵۰۵
۵۷- ” سید ایوب شاہ صاحب	دارالرحمت غربی	.. —	۵۰۰
۵۸- مکرمہ پروفیسر سعیدہ احسن صاحبہ لیکچرار	”	.. —	۵۰۵
۵۹- ” راجہ احمد خان صاحب آف کمرین	”	.. —	۵۰۰
۶۰- ” سیٹھ عبدالکریم صاحب مرحوم از ورناد	”	.. —	۵۰۰

(باقی) (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

[illegible] کی پیاری جان محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی عنایت اللہ صاحب از [illegible] سکندر ضلع گجرات ۲۱ اور ۲۲ اپریل کی درمیانی شب حرکت قلب [illegible] جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نیک، ملنسار، ہمدرد بنی نوع اور صابر و شاکر خاتون تھیں۔ [illegible] اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور [illegible] کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

منور احمد خورشید مربی سلسلہ مقیم کھاریاں ضلع گجرات

۲ مکرم نور احمد صاحب کھوکھر ولد غلام حسین صاحب کھوکھر [illegible] ۲۳ اپریل [illegible] وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب کرام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(بشیر احمد گیٹ میکر۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

۳ [illegible] ۲۵ اپریل کو وفات پا گئی ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب کرام سے ان کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد صراف رحیم اللہ رحیم یار خان)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کو ان دنوں شدید تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تکلیف کو دور فرمائے۔ آمین۔ (بابا عبدالرحمٰن کارکن صدر انجمن احمدیہ)

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کا دورہ بھلوال

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۲۱ اپریل بروز منگل ایک بجے دن جماعت مقامی کی دعوت پر بھلوال تشریف لائے۔ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب آفتاب صدر جماعت احمدیہ بھلوال کی رہائش گاہ پر آپ کا استقبال کیا گیا۔ جہاں پر آپ نے احباب جماعت کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا اور ۲½ بجے دن نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب آفتاب نے ۴ بجے شام بعض غیر از جماعت احباب کو اپنی رہائش گاہ پر چائے کی دعوت دی۔ سب سے پہلے خاکسار نے محترم خان صاحب موصوف کا سب دوستوں سے تعارف کروایا۔ جس کے بعد مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بڑے مؤثر اور حسین پیرایہ میں احباب کرام کے سوالات کے جوابات دیئے۔ جسے مہمان دوستوں نے بڑے غور سے سنا۔ اس دوران (۲½ گھنٹہ وقفہ کر کے) ۵½ بجے شام مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ جس کے بعد یہ سلسلہ ۶ بجے شام دوبارہ شروع ہو کر ۷ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

اس موقع پر ۱۸ مہمان دوستوں کے علاوہ ۳۵ احباب جماعت نے شمولیت کی۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب اسی روز ۹ بجے رات واپس ربوہ تشریف لے گئے۔

(منیر احمد عابد شاہد مربی سلسلہ مقیم بھلوال شہر ضلع سرگودھا)

مبشر احمدیت کے اعزاز میں دعوت

جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں مورخہ ۲۶ شہادت/اپریل ۱۳۶۰ ہش/۱۹۸۱ء بروز اتوار بعد از نماز عصر مکرم عبدالستار خان صاحب شاہد مبلغ سپین کی سپین میں تقریباً ساڑھے تین سال کامیاب تبلیغی خدمات بجا لانے کے بعد وطن واپسی پر ان کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ تقریب کا آغاز مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ ضلع میانوالی کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم عبدالعزیز خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ قصور شہر نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ خاکسار نے اس تقریب کی غرض و غایت پر مختصر سی روشنی ڈالی اور مکرم مبارک احمد صاحب نجیب مربی سلسلہ حلقہ ہذا سپین اور مبلغ سپین کا مختصر تعارف کرایا۔

آخر میں مہمان خصوصی مکرم عبدالستار خان صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سپین میں مسلمانوں کی عروج و زوال کی مختصر تاریخ نہایت احسن انداز میں بیان کرنے کے بعد بتایا کہ اس زمانہ میں پھر جماعت احمدیہ کے ذریعہ سپین میں احیائے اسلام کی تحریک شروع ہو چکی ہے۔ اور وہاں خانۂ خدا کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے جس کا سنگ بنیاد چودھویں صدی کے آخر میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو رکھا تھا۔ آپ نے اس سلسلہ میں مسجد کے سنگ بنیاد کے ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ غیر از جماعت دوستوں کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ آخر میں تمام حاضرین کی خدمت میں مٹھائی اور چائے پیش کی گئی۔

دعا پر یہ مختصر مگر پر وقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کے شاندار نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(محمد صادق صدر جماعت احمدیہ حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور)

صاحب استطاعت احباب کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیں۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

-:(۱۰):-

(از یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۱ء)

نصرت جہاں صاحبہ و بیگم صاحبہ میر محمود احمد صاحب	ربوہ	۰۰ —	۳۰
بیگم سید احمد ناصر صاحب (قیمت دو عدد طلائی چوڑیاں)	//	۰۰ —	۲۲۰۰
میاں محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت غربی	//	۰۰ —	۱۰۰
ملک عبدالرب صاحب، والدین مرحومین	//	۰۰ —	۵۵۰
بیگم صاحبہ چوہدری محمد عثمان صاحب ناصر ڈھارک	//	۰۰ —	۱۰۰
امۃ الباسط صاحبہ بنت شیخ عبدالمجید صاحب وارث آنجہانی	//	۰۰ —	۱۰
ملک عبدالمجید صاحب	//	۰۰ —	۱۵
// منجانب والد صاحب مرحوم	//	۰۰ —	۱۵
نعمہ ہما صاحبہ	//	۰۰ —	۳۰
بشریٰ نسرین صاحبہ	//	۰۰ —	۱۰
سعیدہ احسن صاحبہ	//	۰۰ —	۲۰
سید محمد بشیر صاحب آف پھگلہ	//	۰۰ —	۴۸
شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپور تھلوی	//	۰۰ —	۱۰
صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم	//	۰۰ —	۱۰
امۃ الحفیظ صاحبہ	//	۰۰ —	۱۰
اہلیہ ملک عبدالرب صاحب و والدین مرحوم	//	۰۰ —	۱۱۰
والدہ ملک عبدالرب صاحب	//	۰۰ —	۲۰
محمد صادق سائیکل سٹور رحمت بازار	//	۰۰ —	۱۰
امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ سلطان احمد صاحب ماہر دارالرحمت وسطی	//	۰۰ —	۱۰
رشید احمد صاحب بھٹی	//	۰۰ —	۵۰
محمد انعام صاحب مع اہلیہ	//	۰۰ —	۱۵۰
والد صاحب عبدالمنان صاحب مغنی	//	۰۰ —	۱۰
ناہیدہ فوزیہ صاحبہ	//	۰۰ —	۱۰
سیکرٹری مال صاحب	//	۰۰ —	۵۸
مرزا عبدالحی صاحب ولد مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	//	۰۰ —	۱۰
فرحت تنویر صاحبہ	//	۰۰ —	۱۰
امۃ النصیر بنت غلام احمد صاحب	//	۰۰ —	۱۰
کریم بخش صاحب	//	۰۰ —	۱۲
عبدالمنان مغنی صاحب	//	۰۰ —	۲۵
حفیظہ بیگم بیوہ محمد یوسف صاحب	//	۰۰ —	۱۰۰
مسز مجید صاحبہ	//	۰۰ —	۴۰
روبینہ حبیب صاحبہ	//	۰۰ —	۵۰
چوہدری عبدالعزیز صاحب فیروزپوری	//	۰۰ —	۲۰
مبارک احمد صاحب طاہر	//	۰۰ —	۱۰
امۃ النصیر صاحبہ	//	۰۰ —	۱۰
قریشی محمد شفیع صاحب الکیمسٹ	دارالرحمت شرقی	۰۰ —	۲۰
ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ //	//	۰۰ —	۱۰
محمد اکبر خاں صاحب	//	۰۰ —	۱۰۰
مرزا سردار محمد صاحب	//	۰۰ —	۱۰
اہلیہ صاحبہ مرزا منیر احمد صاحب اعجاز	دارالرحمت شرقی	۰۰ —	۱۰
ملک محمد طفیل صاحب	//	۰۰ —	۱۰
سلیمہ جمیل صاحبہ	//	۰۰ —	۱۰
مودود احمد خان صاحب	//	۰۰ —	۱۰
امۃ اللطیف صاحبہ	//	۰۰ —	۱۰
ڈاکٹر شریف احمد صاحب	//	۰۰ —	۲۰
اخلاق احمد صاحب	//	۰۰ —	۱۶
صوبیدار قمر شفیع صاحب	//	۰۰ —	۱۰
ملک محمد عبداللہ صاحب ملازم ریلوے	//	۰۰ —	۱۰
پروین صاحبہ	//	۰۰ —	۴۳
ناصر احمد صاحب	//	۰۰ —	۱۰
شمیم اختر صاحبہ	//	۰۰ —	۳۰
اطفال الاحمدیہ	//	۰۰ —	۳۱
اقبال احمد صاحب صدیقی	//	۰۰ —	۱۰
زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ چوہدری رضی اللہ صاحب	//	۰۰ —	۲۵
بشریٰ نصرت صاحبہ	//	۰۰ —	۱۵
بشیر احمد صاحب زاہد	//	۰۰ —	۳۰
والدہ استانی سلیمہ بیگم صاحبہ سیکرٹری ایریا	//	۰۰ —	۱۵
مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ احمد حسن صاحب	//	۰۰ —	۱۰
رشید بیگم صاحبہ	//	۰۰ —	۲۰
عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال	//	۰۰ —	۱۵
امۃ الکافی صاحبہ اہلیہ محمد عمر بشیر احمد صاحب	//	۰۰ —	۲۰
احباب جماعت حلقہ	//	۰۰ —	۱۲۷
ثمینہ صاحبہ	دارالصدر جنوبی	۰۰ —	۱۵
مرزا عبدالباسط صاحب	//	۰۰ —	۳۰
[illegible] صاحب مع اہل و عیال	//	۰۰ —	۱۰
سیکرٹری صاحب مال	//	۰۰ —	۱۰

ٹینڈر نوٹس

ضلع کونسل جھنگ کو درج ذیل ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے منظور شدہ تخمینہ جات سے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ٹینڈر سربمہر لفافوں میں مورخہ ۱۸/۲/۸۱ کو دفتر ضلع کونسل جھنگ میں گیارہ بجے قبل دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اسی روز ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے زرضمانت کال ڈیپازٹ کی صورت میں ٹینڈر فارم کے ہمراہ ارسال کرنا ہوگا جس کے بغیر کوئی ٹینڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ ٹینڈر فارم بحساب ۲۰ روپے فی فارم دفتر ڈسٹرکٹ انجینئر ضلع کونسل جھنگ سے ایک روز قبل تک دوران اوقات کار حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ چیئرمین ضلع کونسل جھنگ کو اختیار حاصل ہوگا وہ کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو بغیر وجہ بتائے مسترد کر دیں۔

نوٹ:۔ تفصیلی شرائط دفتر ہذا سے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	میعاد
۱۔	تعمیر لنک روڈ ٹکڑیانوالہ	۳،۸۷،۰۰۰/-	۷۷۴۰/-	۵ ماہ
۲۔	تعمیر ڈسٹرکٹ ہیلتھ سنٹر شفقت شہید سیوریج گراؤنڈ جھنگ	۲،۵۰،۰۰۰/-	۵،۰۰۰/-	//
۳۔	تعمیر ڈسپنسری بلڈنگ چک ۲۰۶	۷۶،۰۰۰/-	۱۵۲۰/-	یکماہ
۴۔	تعمیر ڈسپنسری بلڈنگ چک گودارہ	۷۶،۰۰۰/-	۱۵۲۰/-	//
۵۔	تعمیر ڈسپنسری بلڈنگ لانگ شاہ	۷۶،۰۰۰/-	۱۵۲۰/-	//

المعلن

چیئرمین ضلع کونسل جھنگ فون نمبر ۲۰۷۶

PL-2524

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشد فوری ضرورت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں کچھ آسامیاں دیر سے خالی ہیں۔ باوجود الفضل میں بار بار اعلان کرنے کے کسی احمدی کو یہاں آکر کام کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ارشاد خاکسار احباب جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ہسپتال کو لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت تھی الفضل میں بار بار اس کے لئے اعلان کروایا مگر کسی احمدی لیڈی ڈاکٹر نے اپنے کو پیش نہ کیا۔ خاکسار یہ معاملہ حضرت مصلح موعود کے نوٹس میں لایا تو حضور نے نہایت افسوس اور غصہ کا اظہار فرمایا۔ اور خاکسار کو حکم دیا کہ اگر احمدی لیڈی ڈاکٹرز سلسلہ کی خدمت کے لئے نہیں پیش کرتیں تو تم PAKISTAN TIMES میں اشتہار دے دو۔ بے شک کوئی عیسائی یا غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر آجائے۔ چنانچہ خاکسار نے PAKISTAN TIMES میں اشتہار دے دیا۔ اور ایک غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر نے بخوشی یہاں آکر کام کیا۔

اب پھر عرصہ سے وہی حالات ہیں جس کا بے حد افسوس ہے۔ ہسپتال کی مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے کارکنان کی ضرورت ہے۔ لہذا احمدی دوست یا بہنیں جو مرکز سلسلہ کے لئے غیرت رکھتے ہیں۔ وہ اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے صدر انجمن احمدیہ انشاء اللہ گریڈز بڑھا رہی ہے۔

آسامیاں

۱۔ لیڈی ڈاکٹر ایک آسامی
۲۔ سٹاف نرس یا ملٹری کے ریلیز میل نرس تین آسامیاں
۳۔ Anaesthetist ایک آسامی
۴۔ ڈسپنسر ایک آسامی
۵۔ سٹور کیپر جو میڈیسن سٹور کا کام جانتا ہو۔ ملٹری کا ریلیز شدہ ہو۔ ایک آسامی
۶۔ بیلدار دو آسامی
۷۔ ڈرائیور ایک آسامی

احباب جماعت اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعت احمدیہ کا تعلیمی منصوبہ

(۳)

حضرت ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ تعلیمی منصوبہ کے دو اصولی نکتے بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

"یہ جو دو اصولی نکتے ہیں ان پر عمل ہو رہا ہے جو ضرورت پڑتی ہے رقم کی۔ اللہ وہ بھی دے دیتا ہے اور مجھے ایک سیکنڈ کے لئے بھی کبھی یہ فکر نہیں ہوا کہ جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے روپیہ کہاں سے آئے گا۔

یہ سب دیا اللہ کا ہی ہے۔ ع

گھر سے تو کچھ نہ لائے

یہ بڑا اچھا اعلان ہے۔ ہر احمدی کو سوچنا چاہیئے کہ یہ اللہ تعالےٰ کی ہی عطا ہے جو ہمیں ملتا ہے ہم خود تو کہیں سے کوئی مال نہیں لائے۔"

اے مخلصین جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے دیئے ہوئے اموال سے اسی کی راہ میں ایک حصہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اعلانِ ولادت

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو ۱۱ اپریل ۱۹۸۱ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے الحمد للہ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ نے از راہ شفقت بچی کا نام زاہدہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم غلام محمد خان صاحب کی پوتی اور محترم شریف احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ گوٹھ شیر محمد کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت والی زندگی دے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

نذر محمد خان لیاقت مارکیٹ نواب شاہ سندھ

امراء احباب و صدران کرام کی خدمت میں گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال رواں ۳۰ احسان / ۳۰ جون ۱۳۶۰ھش / ۱۹۸۱ء کو ختم ہوگا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ

ہر دوست سے مئی جون میں بھی ان کی اصل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد اور جلسہ سالانہ) وصول فرمانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

سال رواں کی جملہ وصول شدہ رقوم ۳۰ جون ۱۹۸۱ء قبل دوپہر ۱۱ بجے تک ربوہ میں صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کروا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

زرعی نہری اراضی برائے فروخت

تین ۳ ایکڑ زرعی نہری رقبہ واقع چک ۲ تحصیل خوشاب باقبضہ فوری فروخت کے لئے موجود ہے۔ مالک باہر جا رہا ہے۔ خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر فوری رجوع فرمائیں۔

حاجی عبدالسلام مکان ۳۵ گلی نمبر ۲ مصطفےٰ آباد سکیم ۱ لاہور

ٹھیکہ قابل کاشت اراضی

شہر جھنگ سے ۲۸ میل پختہ سڑک کے قریب ۲۰۰ ایکڑ زمین جس میں سے ۱۸۰ ایکڑ قابل کاشت ہے۔ اور بجلی سے چلنے والے دو بڑے ٹیوب ویل بھی جس میں لگے ہوئے ہیں۔ ٹھیکہ پر دینا مطلوب ہے۔ بہتر ہوگا کہ کپاس کی کاشت سے پہلے پہلے تصفیہ فرما لیا جائے۔

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم فرما سکتے ہیں۔

ح بمعرفت منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

آنکھ کا آپریشن بہت نازک معاملہ ہے۔

سفید موتیا CATARACT
کالا موتیا GLAUCUMA
ناخونہ PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں STYES
آنکھ کا ناسور EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ EYE INJURY

بغیر آپریشن ٹھیک ہوتے ہیں معائنہ مشورہ لٹریچر فری

کیور ویل میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴